



حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عید

حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ

ہوں۔ اور یہی ایڈیٹر الحکم کی طرف سے اپنے دوستوں کو ارمان عید ہے۔

مومن کی فراست سے ڈرو!

فرمایا مجھے یقین ہے کہ میری جماعت میں نفاق نہیں ہے۔ اور میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں ان کی فراست نے غلطی نہیں کی۔ اس لیے کہ میں درحقیقت وہی ہوں جس کے آنے پر ایمانی فراست ملتی ہے اور خدا تعالیٰ گواہ اور آگاہ ہے کہ میں وہی صادق اور امین اور موعود ہوں جس کا وعدہ لوگوں کو ہمارے سید و مولیٰ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم

اور فنا فی اللہ کا ایک ایسا مقام حاصل تھا کہ ہم جو آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے اس تقریر کو سن رہے تھے محسوس اور یقین کرتے تھے کہ آپ کی زبان سے خدا بول رہا ہے۔ 2 فروری 1900ء کو عید الفطر کی تقریب تھی۔ حضورؐ نے یہ نماز عید اپنی جماعت کو لے کر قادیان کی پرائی عید گاہ میں جو قصبہ سے مغرب کی طرف آپ کے خاندانی قبرستان کے متصل ہے، پڑھی اور نماز کے بعد آپ ہی نے خطبہ عید الفطر پڑھا۔ اس خطبہ میں حضورؐ نے قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کی سورۃ کی تفسیر بیان فرمائی۔ اس تقریر میں سے بعض مطالب کو پیش کرتا

یوں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ہر روز روز عید تھا۔ لیکن جب میں آپ کی عید کا ذکر کرتا ہوں تو میرا مطلب اس عید کے دن کا ہے۔ جو ہم سب عربی رنگ میں مناتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ سے ایسا مقام قرب حاصل تھا کہ ایک مرتبہ خدا تعالیٰ نے عید کی تقریب پر آپ کو مبارک باد دی اور یہ الہام ہوا۔

”ساقیا آمدن عید مبارک بادا“¹

پھر ایک عید کی تقریب پر آپ کو فصیح و بلیغ عربی خطبہ پڑھنے کی بشارت دی اور اس وقت آپ پر محویت

1- الہام کے اس الفاظ کے مطابق ”ساقیا آمدن عید مبارک بادت“ ہے۔ (تذکرہ، صفحہ 622 ایڈیشن 2008ء)

قمری مہینہ کا آغاز رویت ہلال سے

حضرت کریم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امّ فضل بنت حارث نے انہیں امیر معاویہؓ کے پاس شام بھیجا۔ وہ کہتے ہیں میں شام آیا اور ان کا کام مکمل کیا۔ میں شام میں ہی تھا کہ رمضان کا چاند طلوع ہو گیا۔ میں نے چاند جمعہ کے دن دیکھا، پھر مہینہ کے آخر میں مدینہ آ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے (حال احوال) پوچھا پھر نئے چاند کا ذکر کیا اور کہا کہ تم نے نیا چاند کب دیکھا؟ میں نے کہا، ہم نے اسے جمعہ کی رات دیکھا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا تم نے خود اسے دیکھا؟ میں نے کہا ہاں اور دوسرے لوگوں نے بھی اسے دیکھا اور انہوں نے روزہ رکھا اور امیر معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہم نے اسے ہفتہ کی رات دیکھا ہم روزے رکھتے رہیں گے یہاں تک کہ تیس پورے کر لیں یا ہم اسے (چاند کو) دیکھ لیں۔ میں نے کہا کیا آپ کے لیے امیر معاویہؓ کی رویت اور ان کا روزہ رکھنا کافی نہیں؟ تو انہوں نے کہا نہیں، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم دیا تھا۔ (یعنی ہم اپنے اُفق پر نظر آنے والے چاند کی رویت کا خیال رکھیں گے) (صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان أنّ لکلّ بلدٍ رؤیتہم...)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ان ملکوں میں جو مغربی ممالک ہیں، یورپین ممالک ہیں نہ ہی حکومت کی طرف سے کسی رویت ہلال کا انتظام ہے اور نہ ہی اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم چاند نظر آنے کے واضح امکان کو سامنے رکھتے ہوئے روزے شروع کرتے ہیں اور عید کرتے ہیں۔ ہاں اگر ہمارا اندازہ غلط ہو اور چاند پہلے نظر آجائے تو پھر عاقل بالغ گواہوں کی گواہی کے ساتھ، مومنوں کی گواہی کے ساتھ کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے پہلے بھی رمضان شروع کیا جاسکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ جو ایک چارٹ بن گیا ہے اس کے مطابق ہی رمضان شروع ہو۔ لیکن واضح طور پر چاند نظر آنا چاہئے۔ اس کی رویت ضروری ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ ہم ضرور غیر احمدی مسلمانوں کے اعلان پر بغیر چاند دیکھے روزے شروع کر دیں اور عید کر لیں یہ چیز غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو اپنی ایک کتاب سرمہ چشم آریہ میں بھی بیان فرمایا۔ حساب کتاب کو یا اندازے کو رد نہیں فرمایا۔ یہ بھی ایک سائنسی علم ہے لیکن رویت کی فوقیت بیان فرمائی ہے۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جون 2016ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 24 جون 2016ء صفحہ 5)

بنصرہ العزیز (رضی اللہ عنہ) کے عہد میں ایک نہایت ہی مخلص دوست ہیں ان کا نام نامی سیٹھ محمد غوث احمدی حیدر آبادی ہے۔ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح اور اہل بیت مسیح موعود علیہم السلام سے بے انتہا محبت ہے۔ وہ اس محبت کے اظہار کے نہایت قیمتی نمونے اپنی زندگی میں رکھتے ہیں۔ ان کے معمول میں بھی یہ بات ہے کہ وہ ہر عید پر حضرت کے حضور لباس کا ہدیہ پیش کرتے ہیں اور یہ ان کی سعادت اور خوش بختی ہے اور یقیناً یہ لباس ان کے لیے لباس اتقویٰ کا تحفہ لے کر آتا ہے۔

(الحکم تادیان 21 جنوری 1934ء جلد 37 نمبر 2 صفحہ 8)

اس عہد کا ایک مخلص دوست

حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (رضی اللہ عنہ) کی خلافت کے وقت انہیں ابتلا آ گیا۔ یہ ابتلا جہاں تک میں سمجھتا ہوں محض بعض تعلقات کی بنا پر تھا۔ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم اور دوسرے لوگوں سے ان کے گہرے تعلقات تھے۔ بایں حضرت خلیفہ ثانی کے حضور وہ مؤدب تھے اور اگر زندگی انہیں موقعہ دیتی تو وہ خلافت کے سایہ تلے آجاتے۔ خدا کرے یہ فضل اب ان کی اولاد کو مل جاوے۔ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ

کی زبان مبارک سے دیا گیا تھا۔ مگر جنہوں نے مجھ سے تعلق پیدا نہیں کیا وہ اس نعمت سے محروم ہیں۔ فراست گویا ایک کرامت ہے۔

یہ لفظ ”فراست“ بفتح الف بھی ہے اور بکسر الف بھی۔ زبر کے ساتھ اس کے معنی ہیں گھوڑے پر چڑھنا۔ مومن فراست کے ساتھ اپنے نفس کا چابک سوار ہوتا ہے۔ خدا کی طرف سے اسے نور ملتا ہے۔ جس سے وہ راہ پاتا ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ۔ یعنی مومن کی فراست سے ڈرو۔ کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ غرض ہماری جماعت کی فراست حقہ کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے خدا کے نور کو شناخت کیا۔

سُنُو اور یاد رکھو

فرمایا سنو اور یاد رکھو۔ تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور محض خدا کے لیے رکھتے ہو۔ نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرو اور بدی کرنے والوں کو معاف کرو۔ کوئی شخص صدیق نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ یک رنگ نہ ہو۔ جو منافقانہ چال چلتا ہے اور دورنگی اختیار کرتا ہے۔ وہ آخر پکڑا جاتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔ دروغ گو حافظہ نہ باشد میں نے اسی خطبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے چند جملے محض ارمغان عید کے طور پر نقل کر دیئے ہیں۔ اس خطبہ میں سورۃ والناس کی بے نظیر تفسیر ہے۔

ایک مرحوم دوست کا ذکر خیر عید کی تقریب پر

مکرمی شیخ رحمت اللہ مرحوم لاہور کے مشہور تاجر اور ہماری جماعت کے مخلص احباب میں سے تھے۔ ان کا معمول تھا کہ وہ عید کی تقریب پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے نیا لباس لایا کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسے عید کے دن پہنا کرتے تھے۔ حضورؐ کی زندگی میں ان کا یہی طرز عمل رہا اور آپ کے وصال کے بعد وہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے لیے اسی طریق پر عامل رہے۔